سوال

(250) عورت کا بال کاٹنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں اپنے سر کے ایسے بال سامنے سے کاٹ دیتی ہوں جو کبھی ابرو تک پہنچ جاتے ہیں۔ کیا ایک مسلمان عورت کے لیے ایسا کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عورت کے لیے بالوں کو کاٹنے یا تراشنے میں کوئی حرج نہیں، صرف مونڈنا منع ہے اس کی ہر گز اجازت نہیں۔ آپ کو اپنے سر کے بال مونڈنا نہیں چاہئیں، مگر لمبائی یا کثرت کی وجہ سے بال کاٹنے میں کوئی عیب نہیں، لیکن یہ عمل اس طرح خوبصورت انداز میں ہو کہ آپ کو بھی اور آپ کے خاوند کو بھی پسند آئے اور یہ کہ ان کی کاٹ تراش اس کی موافقت سے ہو اور یہ عمل کسی کافر عورت سے اشتباہ بھی نہ رکھتا ہو۔ بالوں کا کاٹنا اس لیے بھی جائز ہے کہ لمبے بالوں کی صورت میں غسل اور کنگھی کرتے وقت دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے، لہذا اگر بال زیادہ ہوں اور کوئی خاتون لمبے یا زیادہ بال ہونے کی وجہ سے انہیں ترشوالے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور یہ کسی طرح بھی ضرر رساں نہ ہو گا۔ ایسا کرنا اس لیے بھی جائز ہو سکتا ہے کہ کچھ بال ترشوانے میں حسن وجمال کا ایسا عنصر بھی ہے جسے عورت اور اس کا خاوند پسند کرتے ہیں، لہذا ہم اس میں کوئی وجہ ممانعت نہیں پاتے۔ جہاں تک تمام بال مونڈھ دینے کا تعلق ہے تو یہ کام، بیماری یا کسی علت کے علاوہ ناجائز ہے۔ وباللہ التوفیق ۔۔۔ شیخ ابن باز۔۔۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ برائے خواتین

پردہ، لباس اور زیب وزینت، صفحہ: 271

محدث فتویٰ